IrshadManji.com

PROJECT IJTIHAD

مختلف مذاہب کے افراد کے مابین شادیوں کے مسئلہ پر امام خلیل محمد کا موقف

(نوٹ: امام خلیل محمد نے اپنے موقف میں ایک مسلمان عورت کی عیسائی مرد کے ساتھ شادی کی مثال کو پیشِ نظر رکھا ہے تاہم اِس اصول کا اطلاق مسلمان عورت کی کسی بھی غیر مسلمان مرد کے ساتھ شادی کے مسئلہ پر ہوتا ہے)

قرآن کے باب پانچ کی آیت پانچ کو مُلا حضرات استعمال کرتے ہوئے مختلف مذاہب کے افراد کے مابین شادی کی ممانعت روایتی طور پر کرتے چلے آرہے ہیں۔ اِس آیت کا متعلقہ حصہ یوں ہے، 'آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئیں۔۔۔حلال کی گئیں تمہارے لئے وہ تمام پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی۔۔۔'

رویتی مُلا حضرات کا یہ استدلال رہا ہے کہ چونکہ اِس آیت میں فقط عورتوں کا ذکر آیا، مردوں کا نہیں، لہذا یہ سمجھنا چاہئے کہ مسلمان عورت کی غیر مسلمان مرد کے ساتھ شادی کی ممانعت ہے۔

یہ مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے۔قرآن میں اِس طرح ذکر اِس لئے آیا کہ چونکہ اُس زمانہ کے رواج کے مطابق مرد کی رُو سے ہی معاملات کو دیکھا جاتا تھا۔مثال کے طور پر، اِسی لئے قرآن میں کہا گیا، ''جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو۔۔۔'' (باب ۲، آیت ۲۳۱)۔یا پھر ''رمضان کے مہینے کی راتوں کے دوران تم اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری کر سکتے ہو۔۔۔'' (باب ۲، آیت ۱۸۷)

میری یہاں پر اُس وقت کے رواج سے کیا مراد ہے؟ اُس قبائلی تناظر میں جب عورت کا ایک بار بیاہ ہو جاتا تھا تو مرد کو اُس کا آقا تسلیم کر لیا جاتا تھا۔اور مرد مزید براں اپنے قبائلی سردار کے مذہب کے آگے جھک جاتا تھا۔

اِس حقیقت کے پیشِ نظر مسلمان علماء کے سامنے جو مسائل ابھرے، اُن کی رُو سے انہوں نے مسلمان عورت کی دوسرے مذہب کے مرد کے ساتھ شادی کی مخالفت کی۔انہی مسائل میں ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ چونکہ مسلمان غیر مسلمانوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے پیغمبروں کو تسلیم کرتے ہیں مگر وحدانیت پر یقین رکھنے والے اِن دونوں مذاہب کے افراد پیغمبر محمد کو نہیں مانتے، لہذا یہ صورتحال مسلمان عورت کو اپنے پیغمبر کی بے حرمتی دیکھنے پر تکلیف کا باعث بن سکتی ہے۔ایک دوسرا مسئلہ یہ بھی تھا کہ عیسائیوں کی اکثریت عیسیٰ کو خدا مانتی ہے جبکہ کسی مسلمان کے لئے کسی انسان میں خدائی وجود ناقابلِ تصور ہے۔پھر اِن سب باتوں کے ساتھ ساتھ اِس طرح کی شادی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کا بھی تھا جن کا اپنے باپ کے مذہب میں ہی پروان چڑھنے کا احتمال تھا۔

مگر یاد رکھئے کہ اِن سب مسائل کا تعلق عورتوں کی اُس صورتحال سے تھا جس کے مطابق اُنہیں اپنے غیر مسلمان مردوں کی ہی اطاعت کرنا تھی۔تاہم آج کی مسلمان عورت (خاص طور پر مغرب میں رہنے والی مسلمان عورت) کی صورتحال ایسی نہیں۔تُم (بحیثیت مسلمان عورت) مختلف دور اور مختلف مقام پر رہ رہی ہو۔

یقیناً اکثر مسلمان یہ کہیں گے کہ قرآن تمام زمانوں اور جگہوں کیلئے ہے۔ اگر ہم اِس استدلال کے ساتھ سوچیں تو میں پھر کہوں گا کہ ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ قرآن تمہارے عیسائی مرد کے ساتھ شادی کے خیال کے معاملہ میں ہمدردانہ رویہ رکھتا ہے۔ اگر مرد عیسائی بھی ہے تو بھی قرآن اُس کو تمہارے لئے روکتا نہیں۔
اِس بات کا دوبارہ تذکرہ کرتے ہوئے کہ وہ عیسائی جو عیسیٰ کو خدا مانتے ہیں، اسلام اِس کو شرک کی بجائے کفر گردانتا ہے مگر اِس کے ساتھ ساتھ قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ وہ عیسائی جو اچھے کام کرتے ہیں جنت جانے کے حقدار ہیں۔ عیسائیت کے پیروکار مرد اور عورت دونوں کیلئے عیسائیت کے مذہبی حکام ایک جیسے ہیں، لہذا کس طرح ممکن ہے کہ قرآن عیسائی عورت سے تو شادی کی اجازت دیتا ہو مگر عیسائی مرد کے ساتھ شادی کی اجازت نہ دے؟

یوں یہ نکتہ اِس مسئلہ کی نزاکت کی نشاندہی کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے اِس کی اوپر وضاحت بھی کی کہ اُس عہد میں مرد کے مذہب کی بالادستی قائم ہو جاتی تھی (اِس بات کی نشاندہی ہیبر و بائبل کی کتاب روتھ سے بھی ملتی ہے)۔ مگر آج کے دور میں قرآن کا اسلام (جو مرد علماء کے اسلام سے بالاتر ہے) اِس انقلابی روح کو مانتا ہے کہ عورتیں مردوں کے عین برابر ہیں اور اِن کے مساوی قانونی حقوق ہیں اور یہ حقوق شادی کے بارے اُن کی آزادانہ مرضی پر بھی مشتمل ہیں (جن کو آپ اور میں معاہدہ قبل از شادی بھی قرار دے سکتے ہیں)۔ اِس صورت میں مختلف مذاہب کے افراد کے مابین شادی کا معاہدہ اِس شرط پر طے پا سکتا ہے کہ کوئی بھی فریق دوسرے کا مذہب زبردستی اختیار نہیں کرے گا۔ جب تک اِس شرط کا احترام کیا جائے گا، لڑکے اور لڑکی کو میری طرف سے دعائیں قبول ہوں۔

بچوں کے معاملہ میں یقیناً کچھ مذہبی اُلجھاؤ ہے۔ ایک مسلمان سکالر ہونے کے ناطے میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ قرآن عقیدہ چننے کے معاملہ میں دِل اور دماغ کے استعمال کی وکالت کرتا ہے۔ اگر دونوں والدین اپنے خالق کی منشاء ایمانداری کے ساتھ بچوں کو بتائیں تب بچے بالغ ہونے پر اپنا شعوری فیصلہ بروئے کار لائیں گے۔

مجھے اِس طرح کی تقریب میں اپنی دستیابی وقت کے مطابق شرکت پر خوشی ہوگی۔ آپ مجھے www.forpeoplewhothink.com پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر خلیل محمد نے محمد بن سعود یونیورسٹی ریاظ اور زیتیعیہ دمشق سے شریعہ کی اعلیٰ تعلیم پائی۔ بعد میں انہوں نے McGill یونیورسٹی سے اسلامی قانون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔

ترجمہ: طاہر اسلم گورا